بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۴ ظہور ۱۳۴۴ ہش — ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ — ۲۴ اگست ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۹۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں

یہ بے پردگی ہی عورتوں کی آزادی اور فسق و فجور کی جڑ ہے

”یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں۔ لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اوّل ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو۔ اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں۔ ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ کم از کم اپنے کانشنس سے ہی کام لیں کہ آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔ قرآن شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔ فروج سے مراد شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور ان میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے۔ پھر یاد رکھو کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے آخر کار انسانوں کو ان سے رکنا ہی پڑتا ہے۔ تعدد ازدواج اور طلاق کے مسئلہ پر غور کرو۔ ہر چہ دانا کند کند ناداں لیک بعد از خرابی بسیار۔“ (ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۳۴ - ۱۳۵)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۳ اگست بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ شام کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی جو رات بھر رہی اور دوائی سے نیند آئی۔ کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔۔۔ احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ٭

اخبار احمدیہ

٭ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید مورخہ ۲۷ اگست بروز جمعہ بذریعہ پی آئی اے کراچی سے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ امسال جماعت احمدیہ انگلستان کے سالانہ جلسہ میں شرکت فرمائیں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آپ بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچیں اور کامیاب دورہ کے بعد بخیر و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔

٭ ربوہ ۲۳ اگست۔ آج بروز پیر بعد نماز مغرب مجلس انصار اللہ ربوہ کا اجتماعی تربیتی اجلاس (بسلسلہ ہفتہ تربیت) مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوگا۔ جملہ اراکین مجلس انصار اللہ ربوہ نماز مغرب مسجد مبارک میں ادا کریں اور اس اجلاس سے کماحقہ مستفید ہوں (زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ربوہ)

اعلان پبلک کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۴ اور ۲۵ اگست ۱۹۶۵ء بروز منگل اور بدھ روزانہ شام کے ۶ بجکر ۵۵ منٹ سے رات کے ۸ بجکر ۵ منٹ تک ربوہ میں بلیک آؤٹ کی مشق ہوگی۔ اہالیان ربوہ سے گزارش ہے کہ وہ بلیک آؤٹ کی مشقوں کے دوران تمام بتیاں گل کر دیں گھروں کے اندر صرف اشد ضرورت کی صورت میں روشنی کی جائے لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ روشنی کھڑکیوں، دروازوں اور روشندانوں سے چھن کر باہر نہ آئے۔ مندرجہ بالا ہدایات کی سختی سے پابندی کی جائے۔ خلاف ورزی کی صورت میں سخت کارروائی کی جائے گی۔ (ریڈ کراس انچارج سول ڈیفنس کمیٹی ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۵ء

الیس منکم رجل رشید

پیغام صلح ۱۸؍۸؍۶۵ میں "ندوگی" کے زیرعنوان لکھتا ہے:۔

"یہ تو خلیفہ صاحب کی تضاد بیانی ہے کہ ایک طرف یہ اعلان کرتے ہیں کہ مکہ مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ سوکھ گیا ہے۔ اور دوسری طرف اہل مکہ مدینہ کے حج کی بھی ترغیب دلا رہے ہیں"۔

(پیغام صلح ۱۸؍۸؍۶۵ صفحہ ۳)

جب انسان کا جھوٹ ظاہر ہو جاتا ہے تو وہ بوکھلا جاتا ہے اور اول بول لکھنا شروع کر دیتا ہے۔ یہاں بھی پیغام صلح کا یہی حال ہوا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی تقریر یا تحریر میں ایسے جاہلانہ الفاظ استعمال نہیں کئے کہ "مکہ مدینہ" کا حج کرو۔ "مکہ مدینہ کا حج" تو صرف پیغام صلح ہی لکھ سکتا ہے جو بوکھلا گیا ہے۔ کیونکہ حج تو بیت اللہ کا جس کو کعبۃ اللہ کہتے ہیں کیا جاتا ہے چنانچہ خود مکہ اور مدینہ کے لوگ بھی کعبۃ اللہ کا حج کرتے ہیں:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کبھی یہ نہیں کہا کہ کعبۃ اللہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔ اور نہ آپ نے کبھی حج کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس لئے آپ پر پیغام صلح کی طرف سے تضاد بیانی کا الزام بہتان عظیم ہے جس سے اس کو شرم آنی چاہیئے اگر اس کے دل میں ذرا بھی خوف خدا ہوتا تو وہ اپنے امیر قوم سے استدعا کرتا کہ وہ غلط بیانی کے لئے معافی مانگیں مگر اس شریفانہ طریقہ سے گریز کر کے وہ اور بھی اکڑتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے میں امیر قوم کی نہ صرف تائید کرتا ہے بلکہ اس چربازی لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔

پیغام صلح کو چاہیئے کہ وہ اپنے امیر قوم کا متعلقہ خطبہ پڑھے اور غور سے دیکھے کہ وہ کعبۃ اللہ کے متعلق ہے یا مکہ مدینہ کے متعلق اگر پیغام صلح اس خطبہ میں سے مکہ مدینہ کے الفاظ دکھا دے تو انعام حاصل کرے۔ کیا ابرہہ مکہ مدینہ ڈھانے کے لئے آیا تھا یا نعوذ باللہ کعبۃ اللہ ڈھانے کے لئے۔ یا کیا کچنر مکہ مدینہ کو برباد کرنا چاہتا تھا کہ کعبۃ اللہ کو؟ جب امیر قوم صرف کعبۃ اللہ کا ذکر کر رہے تھے تو مکہ مدینہ درمیان میں کس طرح آ سکتا تھا۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے حج اور کعبۃ اللہ کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ آپ نے جو کچھ کہا ہے مکہ مدینہ کے متعلق کہا ہے اور جو کچھ آپ نے کہا وہی آج تمام مسلمان اہل علم حضرات دوسرے الفاظ میں کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی علی میاں نے تو اتنا لکھا ہے کہ اس کی کتابیں ہی سعودی عرب میں ممنوع قرار دی گئی ہیں۔

مکہ جو ایک بستی ہے اور کعبۃ اللہ کے تصورات کو خلط ملط کرنے کے لئے پیغام صلح نے آیہ کریمہ

ان اول بیت وضع
للناس للذی ببکۃ مبارکا
وھدی للعالمین

کا ترجمہ بھی غلط کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔
"سب سے پہلا گھر جو عبادت کے لئے بنایا گیا وہ مکہ ہے"
حالانکہ صحیح ترجمہ یہ ہے کہ
"سب سے پہلا گھر جو عبادت کے لئے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے"۔

گویا پیغام صلح غلط ترجمہ کر کے یہ تصویر دلوں میں جمانا چاہتا ہے کہ مکہ اور کعبۃ اللہ ایک ہی ہیں۔ دوستو اس فریب کاری سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور نہ باتیں بنانے میں کوئی فائدہ ہے۔ اصل فائدہ اسی طرح ہے کہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر جھوٹ بولنے کے لئے معافی کی دعائیں اور امیر قوم سے بھی یہی درخواست کریں تاکہ قیامت کے روز اس امر کے لئے بھی جوابدہی نہ کرنی پڑے۔

ہم نہیں کہتے کہ تمام وہ لوگ جنہوں نے مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد مانا ہے مگر خلافت المسیح سے اب منکر ہیں۔ اسی طرح غیر ذمہ دار ہیں۔ جس طرح پیغام صلح یا اس کے بعض مضمون نگار غیر ذمہ دار ہیں۔ ان میں بعض اصحاب ایسے بھی ہیں جن کو "رجال رشید" کہا جا سکتا ہے گو وہ بہکائے ہوئے یا غلطی خوردہ ہیں مگر وہ انصاف پسند ضرور ہیں۔ ہم ان لوگوں سے اپیل کرتے ہیں۔ وہ غیر مبائعین کے امیر قوم کا وہ خطبہ جمعہ غور سے پڑھیں جس میں انہوں نے بقول پیغام صلح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر الزام لگایا ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے کہا تھا کہ

"اس شخص نے وعظ کیا کہ کعبۃ اللہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا۔ اب وہاں جا کر کیا کرو گے"۔

(پیغام صلح ۹؍۶؍۶۵ صفحہ ۵)

ہم ان رجال رشید سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ مولوی صدرالدین صاحب سے پوچھیں کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ حوالہ پیش کریں۔ جہاں آپ نے یہ الفاظ کہے ہیں یا جہاں آپ نے بقول مولوی صاحب یہ وعظ کیا ہے۔ پھر مولوی صاحب کے اس خطبہ کو پڑھ کر دیکھیں آیا یہ خطبہ مکہ مدینہ کے متعلق ہے یا کعبۃ اللہ کے متعلق مولوی صاحب نے تمام خطبہ میں صرف کعبۃ اللہ کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ابرہہ اور لارڈ کچنر کعبۃ اللہ کو برباد کرنا چاہتے تھے۔ مگر معاً آپ کی رگ عداوت حرکت میں آئی اور آپ نے وہ خطرناک جھوٹے اور سراسر بہتان پر مبنی الفاظ کہے جو زیر بحث ہیں آپ ان سے یہ بھی پوچھیں کہ کیا امیر قوم ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ کے خلاف عمل کرتے ہیں کہ

لا یجرمنکم شنان قوم
علی ان لا تعدلوا اعدلوا

یعنی کسی قوم کی دشمنی آپ کو اس بات پر نہ اکسائے کہ تم اس سے انصاف نہ کرو۔

(باقی)

اللہ کی میراث

اللہ کی میراث سموات و زمیں ہے
اعجاز کوئی چیز یہاں تیری نہیں ہے

اللہ کی مخلوق پہ در اپنا کھلا رکھ
تو صاحب خانہ تو نہیں ہے تو مکیں ہے

اے بے خبر اٹھ حق امانت کو ادا کر
تو مالک اموال نہیں ہے تو امیں ہے

یہ ہات ترے زر ہیں ترا عزم ترا مال
مت کہہ کہ مرے پاس زر و مال نہیں ہے

اللہ کا بندہ اگر اللہ کا ہو جائے
سالار جہاں وارث فردوس بریں ہے

کافی نہیں بندے کے لئے رحمت مولا؟
کیا غم ہے سہارا جو کوئی اور نہیں ہے

یہ ارض و سما تیرے ہیں تیری ہیں فضائیں
لے دے کے مرے پاس محبت کی جبیں ہے

(سید اعجاز احمد)

پیغمبرِ اقوامِ عالم — حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(از مکرم مولوی محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ حال ربوہ)

(۲)

غیر مسلم محققین اور پیشوایانِ مذاہب کی آراء

چنانچہ محققینِ عالم اور پیشوایانِ مذاہب میں سے جن لوگوں نے تفکر و تدبر سے کام لیا ہے وہ بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تمام دنیا کے نجات دہندہ ہیں اور انہی کی تعلیم ساری دنیا کے لئے کارآمد، مفید اور موزوں ہے۔

موجودہ صدی میں جارج برنارڈ شا عالمگیر شہرت رکھتے ہیں وہ لکھتے ہیں:۔

"میں نے محمدؐ کے دین کو ہمیشہ ہی بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہے میرے نزدیک یہی مذہب بدلتے ہوئے زمانہ حیات کے مقابل پر ایسی اہلیت رکھتا ہے جس کی وجہ سے یہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اپیل کرتا ہے دنیا کو میرے جیسے بڑے آدمیوں کی پیشگوئیوں کو یقیناً بڑی وقعت دینی چاہیئے اور میں نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ محمدؐ کا دین جیسا کہ آجکل یورپ میں قبول کیا جا رہا ہے ویسا ہی کل بھی قبول کیا جائیگا۔ قرونِ وسطیٰ کے پادریوں نے یا تو جہالت کی وجہ سے یا تعصب کی بناء پر محمدؐ کے دین کی نہایت تاریک تصویر کھینچی تھی۔ فی الحقیقت انہیں محمدؐ اور اس کے مذہب سے نفرت کرنے کی ٹریننگ دی گئی تھی ان کے نزدیک محمدؐ یسوع کا دشمن تھا لیکن میں نے اس عظیم الشان شخصیت کا مطالعہ کیا ہے۔ میری رائے میں وہ نہ صرف یہ کہ دشمنِ مسیح نہ تھے بلکہ وہ انسانیت کے نجات دہندہ تھے۔ میرا ایمان ہے کہ اگر موجودہ زمانہ میں محمدؐ جیسا انسان دنیا کا ڈکٹیٹر یا آمر بن جائے تو وہ ہمارے زمانہ کی مشکلات کا ایسا حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا جس کے نتیجہ میں حقیقی مسرت اور امن حاصل ہو جائے۔ اب یورپ محمدؐ کے اصولوں کو سمجھنے لگا ہے اور آئندہ صدی میں یورپ اس بات کو اور زیادہ تسلیم کرے گا کہ اسلام کے اصول اس کی الجھنوں کو حل کر سکتے ہیں۔ میری پیشگوئی کو ان حقائق کے ماتحت سمجھنا چاہیئے۔ موجودہ وقت میں بھی میری قوم کے اور یورپ کے کئی لوگ اسلام اختیار کر چکے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کے اسلامی بننے کا آغاز ہو چکا ہے۔"

مسٹر ایڈورڈ مونٹ لکھتے ہیں:۔

"آپؐ نے سوسائٹی کے تزکیہ اور اعمال کی تطہیر کے لئے جو اسوۂ حسنہ پیش کیا ہے وہ آپؐ کو انسانیت کا محسنِ اوّل قرار دیتا ہے۔"

(تاریخ القرآن از عبد الصمد صارم صـ ۲۱۳)

قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرماتا ہے۔ یعنی تمام عالموں کے لئے رحمت۔ جس میں نہ صرف انسان شامل ہیں بلکہ حیوانات بھی شامل ہیں۔ یورپ کے ایک فاضل ایس مارگولیوتھ نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"آنحضرتؐ کی دردمندی کا دائرہ انسان تک محدود نہ تھا بلکہ جانوروں پر بھی ظلم و ستم توڑنے کو بہت بُرا کہا ہے۔"

(حوالہ مذکورہ)

ڈاکٹر ڈی رائٹ جو یورپ کے فاضلوں میں سے ہیں لکھتے ہیں:۔

"محمدؐ اپنی ذات اور قوم کے لئے نہیں دنیائے ارضی کے لئے ابرِ رحمت تھا۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے احکام خداوندی کو اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا ہو۔"

(بحوالہ تاریخ القرآن صـ ۲۱۲)

ڈاکٹر ایڈ برنگھم لکھتے ہیں:۔

"اگر محمدؐ سچے نبی نہ تھے تو پھر کوئی نبی دنیا میں برحق آیا ہی نہیں۔" (حوالہ مذکورہ)

میجر آرتھر گلن موورلینڈ لکھتے ہیں:۔

"حضرت محمدؐ بلاشبہ اپنے عصر کے بہترین ارواحِ طیبہ میں سے تھے وہ صرف مقتدر رہنما ہی نہ تھے بلکہ تخلیقِ دنیا سے اس وقت تک جتنے صادق سے صادق اور مخلص سے مخلص پیغمبر آئے ان سب سے بھی ممتاز رتبہ کے مالک تھے۔"

(حوالہ مذکورہ)

گاندھی جی اس دور میں ہندوؤں کے مسلمہ راہنما تھے وہ لکھتے ہیں:۔

"جبکہ مغرب قعرِ جہالت میں پڑا تھا تو مشرق کے آسمان سے ایک درخشاں ستارہ طلوع ہوا اور تمام مضطرب دنیا کو راحت اور روشنی بخشی۔" (تاریخ مذکور صـ ۲۱۶)

لالہ لاجپت رائے ہندو مؤرخ اپنی تصنیف "مہرشی سوامی دیانند اور ان کا کام" میں لکھتے ہیں:۔

"جس وقت بھارت ورش میں مذہبی کمزوری اپنا پاؤں جما رہی تھی اس وقت عرب کے ریگستان میں ایک مہاں پرش ایک عجیب و غریب وحدانیت کی تعلیم دے رہا تھا۔"

(بحوالہ تاریخ مذکور صـ ۲۱۸)

پھر یہی مؤرخ لکھتا ہے:۔

"میں پیغمبرِ اسلام کو دنیا کے بڑے مہا پرشوں میں سمجھتا ہوں۔"

(بحوالہ تاریخ مذکور صـ ۲۱۹)

گاندھی جی لکھتے ہیں:۔

"وہ (رسول کریم۔ ناقل) روحانی پیشوا تھے بلکہ میں انکی تعلیمات کو سب سے بہتر سمجھتا ہوں کسی روحانی پیشوا نے خدائی بادشاہت کا پیغام ایسا جامع اور مانع نہیں سُنایا جیسا کہ پیغمبرِ اسلام نے۔" (بحوالہ تاریخ مذکور صـ ۲۲۱)

بدھ مذہب کے پیشوا مانگ تونگ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا:۔

"حضرت محمدؐ کا ظہور بنی نوع انسان پر خدا کی ایک رحمت تھا۔ لوگ کتنا ہی انکار کریں مگر آپؐ کی اصلاحاتِ عظیمہ سے چشم پوشی ممکن نہیں۔ ہم بدھی لوگ حضرت محمدؐ سے محبت کرتے ہیں اور اُن کا احترام کرتے ہیں۔"

(بحوالہ تاریخ مذکور صـ ۲۲۵)

پیشوایانِ مذاہب اور محققینِ عالم کے ان حوالوں سے واضح ہے کہ اقوامِ عالم کے مزاج اس طرف آ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اقوامِ عالم کے موعود اور پیغمبر ہیں اور آپؐ کی تعلیم ہی تمام اقوام کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موزوں و مفید ہے اور دنیا کی قوموں میں امن اتحاد اور محبت پیدا کرنے والی ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

محمد اسد اللہ قریشی

مربی سلسلہ حال ربوہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے

کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

قیادت تربیت انصار اللہ

دین کو دنیا پر مقدم رکھیں

"دنیا کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا۔ دنیا خدمت گار ہو کر آ جائے تو آ جائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ دنیا دین کی شریک بن کر رہے جس کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ صافی ہو خدا تعالیٰ اس کو کبھی ذلیل نہیں ہونے دیتا۔ ہماری جماعت میں ایسے لوگ شامل ہیں جو اپنے اقدار کے مطابق دین کو مقدم رکھتے ہیں۔ ہاں انسان کا یہ کام نہیں کہ اتنی بڑی تبدیلی اپنی محنت سے پیدا کر سکے لیکن خدا تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس قوم کے لئے آئے تھے وہ اصل اسفل السافلین میں گری ہوئی تھی پھر آپؐ کی توجہ اور محبت سے وہ کہاں تک ترقی کر گئی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صـ ۴۳)

ضلع خیرپور کی مجالس انصار اللہ کے اجتماع کی مختصر روداد

ضلع خیرپور کی مجالس انصار اللہ کا اجتماع مورخہ ۷ اگست ۱۹۶۵ء کو ۳½ بجے بعد دوپہر زیر صدارت مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ (جن کو صدر محترم نے مرکزی نمائندہ نامزد فرمایا تھا) بمقام گوٹھ غلام محمد منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ نے فرمائی اور انصار اللہ کا عہد مکرم چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ ناظم ضلع نے دوہرایا۔ اس کے بعد ہر سلطر ٹیپ ریکارڈر سے نظم سنائی گئی۔ پھر صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر میں اجتماع کی غرض و غایت واضح کرتے ہوئے احباب کو اجتماع کی برکات سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ کے خطاب کے بعد مکرم حکیم محمد موصیل صاحب نے سندھی زبان میں درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔ پھر مکرم مولوی محمد عمر صاحب سندھی مربی سلسلہ عالیہ نے "ہماری تعلیم" کے موضوع پر تقریر فرمائی جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انصار اللہ مرکزیہ کی ٹیپ ریکارڈ شدہ تقریر سنائی گئی جو احباب نے پورے انہماک کے ساتھ سُنی۔ پھر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے تربیتِ اولاد کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے حضرت مسیح موعودؑ کے کارناموں" کے موضوع پر مبسوط تقریر فرمائی۔ جو پورے انہماک سے سُنی گئی آپ کی تقریر پر پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ یہ اجلاس ۸.۳۰ بجے رات شروع ہو کر ۱۰ بجے شب تک جاری رہا جس میں تلاوت کلام پاک مکرم مولوی عبد الستار صاحب معلم وقف جدید نے کی اور نظم مکرم علی اکبر صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا جس میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب بی۔اے اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے جج کے فرائض انجام دئے۔ ماسٹر محمد بریل صاحب صحابی اوّل اور مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دوم اور مکرم ڈاکٹر عطا محمد صاحب سوم قرار پائے تقریری مقابلہ کے بعد خاکسار نے "قرب الٰہی کے حصول" کے موضوع پر تقریر کی اور یہ اجلاس بخیر و خوبی ۱۰ بجے شب ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس صبح ۴ بجے نماز تہجد سے شروع ہوا جو مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے پڑھائی۔ نماز تہجد ذکر الٰہی اور فجر کی نماز کے بعد درس قرآن کریم بھی مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے دیا اور درس حدیث مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے دیا پھر ذکر حبیب کے موضوع پر مکرم ماسٹر محمد بریل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقریر فرمائی اور تیسرا اجلاس ناشتہ کے لئے برخاست ہوا۔

آخری اجلاس ساڑھے آٹھ بجے زیر صدارت مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن منعقد ہوا جس میں تلاوت مکرم علی اکبر صاحب نے کی۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب بی۔اے نے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی بھجوائی ہوئی روایات پڑھ کر سنائیں پھر خاکسار نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی اور دوستوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیوں۔ وقف اولاد اور مرکز سے وابستگی اور تعاون اور دین کے سیکھنے اور سکھانے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز سال رواں کے مرکزی پروگرام پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ پھر نظم سنائی گئی جس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر فرمائی۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ۱۹۵۲ء کے جلسہ کی آخری تقریر ٹیپ ریکارڈر پر سنائی گئی جس سے احباب پر خاص رقت کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کے پاک وجود کو صحت و سلامتی کے ساتھ ہمارے سروں پر زیادہ سے زیادہ عرصہ تک سلامت رکھے۔ پھر مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے "سیرت حضرت مسیح موعودؑ" پر عمدہ پیرائے میں تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے رسالہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت کی تحریک کی۔ احباب نے اسی وقت ۲۶ خریداروں کی رقم پیش کر دی۔

اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی پھر صدر جلسہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے مستعد رہنے کی تلقین فرمائی۔ پھر مکرم ناظم صاحب ضلع خیرپور نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی اور اس طرح یہ اجتماع بخیر و خوبی ختم ہوا۔

اس اجتماع میں سابقہ اجتماعات سے حاضری زیادہ تھی مستورات میں بھی ٹیپ ریکارڈر سے تقاریر سنانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ضلع خیرپور کی مجالس کے علاوہ متعدد مجالس ضلع نواب شاہ نے بھی شرکت کی۔ خورد و نوش کا انتظام بھی تسلی بخش تھا جس کے لئے ناظم صاحب ضلع خاص طور پر اور دیگر زعماء مجالس ضلع ہذا عام طور پر دعاؤں کے مستحق ہیں۔

تقسیم انعامات کے موقعہ پر بچوں میں کتب اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(خاکسار قریشی عبد الرحمٰن عفی اللہ عنہ
ناظم اعلیٰ
مجالس انصار اللہ سب ریجن سندھ)

تبصرہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم

— یہ جلد از یکم ستمبر ۱۹۰۵ء تا مئی ۱۹۰۶ء تک کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔ یعنی صرف ۹ ماہ کے ملفوظات اس میں درج ہیں۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طباعت کا سلسلہ ایک نہایت مستحسن اقدام ہے جو الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے شروع کر رکھا ہے۔ ان ذخائر کی اہمیت اس امر پر منحصر ہے کہ ان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تقریریں اور روزمرّہ کی گفتگو درج ہے جو اس وقت کے اخبارات نے شائع کئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات اس وقت کی تحریری کا ہو خاص آپ کی دینی بیانات کی طرز میں لکھی گئی ہوئی ہیں جن کا مطالعہ عام معمولی لکھے پڑھے انسان کے لئے شاید بار ہو مگر ملفوظات چونکہ عام گفتگو کے انداز میں ہیں اس لئے بچے بوڑھے اور عورتیں بھی ان سے استفادہ کر سکتی ہیں۔ بعض ایسے مسائل کا حل بھی ان میں مل جاتا ہے جو روزمرّہ کی زندگی میں انسان کو پیش آتے رہتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہر گھر میں ملفوظات کا ایک سیٹ ضرور ہونا چاہیئے۔ ہمیں الشرکۃ الاسلامیہ کا شکرگزار ہونا چاہیئے کہ اس نے آج تک آٹھ ضخیم مجموعے ملفوظات کے طبع کر کے شائع کر دئے ہیں اور امید ہے کہ باقی مجموعے بھی جلد جلد شائع ہوتے رہیں گے۔ لکھائی چھپائی اور جلد پہلی جلدوں کے مطابق عمدہ ہے اور ایسی ہے کہ بچے بھی بخوبی پڑھ سکتے ہیں۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے طلب کریں قیاس ہے کہ قیمت وہی ہے جو پہلی جلدوں کی ہے اگرچہ کتاب پر درج نہیں۔

اعلانِ نکاح

میری ہمشیرہ منیرہ قمر بنت چوہدری قمر الدین صاحب کا نکاح چوہدری محمد صدیق صاحب سلیمی بی۔اے بی ایڈ ہیڈ ماسٹر کے ہمراہ مبلغ دو ہزار پانچ صد روپیہ حق مہر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مورخہ ۲۰/۸/۶۵ بعد نماز عصر مسجد محلہ دار الرحمت وسطی میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے اور اسے مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

(منیر الدین بابر محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

درخواست دعا

برادرم محمد اسلم صاحب آف ٹیکسلا آج کل کاروبار نہ چلنے کی وجہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہیں۔

احباب جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن ربوہ)

محترم ماسٹر خدا بخش صاحب مرحوم

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد

محترم ماسٹر خدا بخش صاحب ۹ جولائی بروز جمعرات سوا بجے دن حیدرآباد میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا اصل وطن کانپور تھا۔ ملٹری میں ملازمت اختیار کی اور اسی سلسلہ میں آپ کو سنگاپور جانا پڑا۔ یہ ۱۹۱۰ء کی بات ہے۔ وہاں احمدیت کا تعارف آپ کو ایک خانساماں کے ذریعہ ہوا۔ جو ایک انگریز کرنل کے ہاں ملازم تھے۔ انہی ایام میں آپ نے رویا دیکھا کہ آسمان پر نہایت خوبصورت موٹے حروف میں یہ الفاظ لکھے ہیں۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا
نے اسے قبول نہ کیا۔ خدا اسے
قبول کرے گا اور بڑے زور
آور حملوں سے اس کی سچائی
ظاہر کر دے گا"

اس کے بعد اس احمدی خانساماں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب آپ کو پڑھنے کے لئے دیں۔ تو آپ کو معلوم ہوا کہ یہ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ جو آپ کو آسمان پر جلی حروف میں لکھا ہوا دکھایا گیا تھا۔ اس سے آپ کی طبیعت میں سلسلہ احمدیہ کی طرف رجحان پیدا ہوا۔ آپ ۱۹۱۲ء میں سنگاپور سے واپس آئے اور ۱۹۱۶ء میں آپ کی تعیناتی جہلم میں ہوئی۔ احمدیت کے متعلق مزید معلومات کی تلاش جاری تھی۔ اسی سلسلہ میں ایک روز احمدیہ مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے گئے حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے خطبہ پڑھایا۔ انہوں نے قرآن کی آیات پڑھ کر ان کی ایسے مؤثر انداز میں تفسیر بیان فرمائی۔ کہ سامعین پر رقت طاری ہو گئی۔ آپ پر اس خطبہ کا اتنا اثر ہوا کہ جمعہ کے بعد آپ نے بیعت کرنے کی خواہش کی۔ حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ آپ جلدی نہ کریں اور مزید تحقیق کریں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ سب لوگ گواہ رہیں کہ میں آج سے احمدی ہوں۔

اس کے چند دنوں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ اور جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے خلافت کا انکار کیا اور الگ ہو کر لاہور چلے گئے۔ یہ ایک عظیم فتنہ تھا۔ ماسٹر صاحب مرحوم بھی تردد میں پڑ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنے لگے کہ وہ خود رہنمائی فرمائے۔ اس پر آپ نے ایک رویا دیکھا کہ آپ سیڑھی پر چڑھ رہے ہیں اور چڑھتے چڑھتے ایسے اونچے مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ خیال آتا ہے کہ اگر یہاں سے ہاتھ چھوٹ جائے تو چکنا چور ہو جاؤنگا۔ اس خواب سے آپ کو احمدیت اور خلافت پر کامل اطمینان ہو گیا اور آپ کو یقین ہو گیا کہ جس سیڑھی پر میں چڑھا ہوا ہوں وہی "صراط مستقیم" ہے اور اس کو چھوڑنا گمراہی اور ہلاکت ہے۔ تب آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی۔

جب آپ ۱۹۱۹ء میں پنشن لیکر کانپور آئے تو آپ کو وہاں جماعت کا کوئی علم نہ تھا۔ آپ کئی روز تک صبح سے شام تک اسی تلاش میں رہتے کہ جماعت کے دوستوں کا کہیں پتہ چلے مگر کوئی پتہ نہ چلا۔ ایک روز جمعہ کے خطبہ میں جماعت کے پریذیڈنٹ میاں عبدالستار صاحب نے احباب کو بتایا کہ "میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک احمدی کانپور میں جماعت کے دوستوں کو تلاش کر رہا ہے انہوں نے دوستوں کو انہیں تلاش کرنے کی تحریک کی اور ماسٹر صاحب بھی اسی روز تلاش کرتے ہوئے پھر رہے تھے۔ چلتے چلتے آپ کی نظر ایک دوکان پر پڑی۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر لکھا ہوا تھا۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

آپ کو اس سے بہت خوشی ہوئی اور یقین ہو گیا کہ یہ دوکان ضرور احمدی کی ہے۔ چنانچہ آپ کے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعی وہ دوکان احمدی کی ہے۔ اس طرح آپ کا جماعت سے تعلق قائم ہوا۔

نماز کی پابندی

آپ نمازوں میں وقت کی پابندی بڑی سختی سے کرتے تھے۔ کانپور میں جماعت نے فیصلہ کیا کہ فجر کی نماز باجماعت پڑھی جائے اور سب دوستوں کو اس میں شریک ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے آپ کے مکان سے مسجد کوئی چار میل کے فاصلہ پر تھی۔ آپ روزانہ بلا ناغہ وہاں وقت سے پہلے پہونچتے اور نماز باجماعت میں شریک ہوتے

کانپور میں جماعت کی ترقی

جب کانپور میں جماعت کی شدید مخالفت تھی اور لوگ بات سننے سے بھی متنفر تھے تو آپ نے رویا میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ

"یہ ہیں مفتی محمد صادق فاتح امریکہ"

آپ نے یہ خواب احباب کو سنایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اب یہاں ایسے دوست کو لائیگا جس سے جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی میدان میں نمایاں کامیابی ہو گی۔ چنانچہ کچھ دنوں بعد ڈاکٹر محمد حسین صاحب آف ڈنگی بچیاں وہاں تجارت کے سلسلہ میں آ گئے۔ ان کو تبلیغ کا بہت شوق اور ملکہ تھا اور بڑی کامیاب اور مؤثر تبلیغ کرتے تھے انہوں نے کانپور میں تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ کامیاب مناظرے بھی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے کئی سعید روحوں پر حق کھول دیا اور اس طرح ان کے وجود سے رویا پوری ہوئی

رؤیا صادقہ

آپ کو کثرت سے رویا صادقہ ہوتے تھے ۱۹۴۰ء میں آپ نے ایک رویا دیکھا کہ ہم نے ہجرت کی ہے اور ایسی جگہ مرکز قائم کیا گیا ہے جو پہاڑیوں سے گھری ہوئی ہے اور وہاں بیرکوں کی شکل میں مکان بنائے گئے ہیں۔ جب آپ ۱۹۴۸ء میں ربوہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر گئے اور چاروں طرف پہاڑیاں اور بیرکیں رہائش کے لئے دیکھیں تو رو پڑے اور سجدہ میں گر گئے کہ اللہ تعالیٰ نے میری خواب کو کس طرح پورا کیا۔

اپنی وفات سے قبل رویا دیکھا کہ

"ہمارے خاندان میں دو موتیں
ہونے والی ہیں"

چنانچہ پہلے آپ کے بڑے صاحبزادے بابو عبدالغفار صاحب مالک فوٹو سپیڈ کمپنی کا بیٹا اظہار احمد سکوٹر کے حادثہ میں فوت ہوا اور اس کے تھوڑے دنوں بعد خود ماسٹر صاحب کی وفات ہو گئی۔

تعلیم و تدریس

آپ نافع الناس بزرگ تھے۔ بچوں اور عورتوں کو قرآن کریم پڑھانے کا بہت شوق تھا۔ اور محلہ میں خود گھروں پر جا کر قرآن کریم پڑھاتے تھے اور نماز کا ترجمہ سکھاتے تھے کوئی دو صد سے اوپر بچے اور عورتیں ہونگی جن کو آپ نے قرآن کریم کی تعلیم دی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آپ کو والہانہ محبت تھی۔ جب کوئی دوست ربوہ سے آتا تو اس سے بس یہی پوچھتے تھے کہ حضرت صاحب سے ملاقات کی؟ حضور کا کیا حال ہے؟ حضور سے مصافحہ کیا؟ جب جواب اثبات میں پاتے تو خوش ہو کر اسے گلے سے لگاتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آپ کا نام خوب یاد تھا۔ جب آپ کے صاحبزادوں میں سے کوئی حضور سے ملتا تو آپ اس سے دریافت فرماتے کہ آپ ماسٹر خدا بخش صاحب کے لڑکے ہیں۔ ان کا کیا حال ہے؟

جب کانپور سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تو آپ نے حیدرآباد میں آباد ہونے کا فیصلہ کیا۔ گاڑی کھاتہ حیدرآباد میں آپ نے مکان خریدا۔ اس کے ساتھ ایک خالی پلاٹ بھی تھا۔ وہ بھی آپ نے خرید لیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ایک دفعہ جب حیدرآباد تشریف لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ فی الحال یہ پلاٹ ہی نمازوں کے لئے استعمال کیا جائے۔ آپ نے حضور کے ارشاد پر یہ پلاٹ جماعت کو دیدیا۔ اور پھر جماعت کے اصرار پر اس کو جماعت کے پاس فروخت کر دیا۔ اور اس وقت وہی جگہ جماعت کا مرکز ہے۔

مرحوم کے چار لڑکے ایک لڑکی اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ اور پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کو ملا کر قریباً ۷۰ تک تعداد پہنچتی ہے۔ آپ موصی تھے۔ فی الحال امانتاً کچا قلعہ حیدرآباد کے قبرستان میں دفن کئے گئے ہیں۔ بعد میں انشاء اللہ تابوت ربوہ لے جایا جائیگا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شکریۂ احباب

میرے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر بے شمار احباب جماعت نے خطوط کے ذریعے اظہار تعزیت فرمایا ہے۔ جن کی وجہ سے ہمارے غمگین دلوں کو بہت تقویت ملی ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ انفرادی طور پر بھی ہر دوست کے خط کا جواب دوں۔ تاہم میں الفضل کے ذریعے ایسے سب احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ ہمدردی فرمائی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار صوبیدار عبدالمنان
افسر حفاظت خاص۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۶۹۱۴:- میں ولی محمد صاحب دیلمی ولد غلام محمد صاحب دیلمی قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۵ء ساکن لاہور ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے (۱) زرعی زمین پانچ بیگھے واقع سعید اللہ پور تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔ مالیتی پانچ ہزار روپے (۲) ایک مکان خام واقع سعید اللہ پور تحصیل پھالیہ ضلع گجرات مالیتی ایک ہزار روپیہ۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو بھی ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ (۳) چونکہ میرا گزارہ صرف اسی جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۲۰۰/- روپیہ ماہوار ہے تو تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جاوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:- ولی محمد دیلمی بقلم خود صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور۔

گواہ شدہ:- عبدالرشید بقلم خود زعیم حلقہ وحدت کالونی لاہور۔

گواہ شد:- عبدالکریم ڈار سیکرٹری مال حلقہ وحدت کالونی۔ گوار زنہ ۴/۶

میں اپنی زندگی کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔ اگر میں ایسا نہ کر سکوں اور میرے وارث بھی ادا نہ کریں۔ تو میری وصیت منسوخ کر دی جاوے۔

مثل نمبر ۱۶۹۱۵:- میں مرزا لیسین بیگ ولد مرزا عبداللہ بیگ قوم مغل برلاس پیشہ خادم مسجد احمدیہ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۷ء ساکن سیالکوٹ شہر ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں منقولہ جائیداد ایک ہزار روپے نقد جو کہ مکان فروخت شدہ کی قیمت سے بقایا میرے پاس ہے اور اس پر گزارہ ماہوار مبلغ ۱۰/- روپے پر ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں اپنی ماہوار آمد مبلغ ۱۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی تازیست جو بھی آمد ہوگی۔ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد:- بقلم خود مرزا لیسین بیگ خادم مسجد احمدیہ کبوترانوالی سیالکوٹ شہر

گواہ شد:- غلام محمد ولد مولوی غلام رسول مرحوم حال مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر حال ...

مثل نمبر ۱۶۹۱۶:- میں سکینہ بیگم زوجہ مرزا لیسین بیگ قوم مغل برلاس پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۵ء ساکن سیالکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد منقولہ حق مہر غیر وصول شدہ مبلغ ۲۰۰/- روپے اور زیور کانٹے طلائی نصف تولہ مالیتی ۶۵/- روپے کل مالیت جائیداد ۲۶۵/- روپے میری ملکیت ہے میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر وصیت حاوی ہوگی اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میں اپنی ماہوار آمد مبلغ -/۱۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی تازیست جو بھی آمد ہوگی۔ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

الامۃ:- سکینہ بیگم زوجہ مرزا لیسین بیگ۔ مسجد احمدیہ کبوترانوالی سیالکوٹ

گواہ شد:- بقلم خود مرزا لیسین بیگ خادم مسجد احمدیہ کبوترانوالی۔ سیالکوٹ

گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر وقف جدید ربوہ۔ حال سیالکوٹ۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱- داخلہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹیچرس ٹریننگ کالج پیپلز کالونی لائلپور

یک سالہ ڈپلومہ کورس انڈسٹریل آرٹس۔ تنخواہ ڈپلومہ ہولڈر ۲۲۰-۱۵-۳۱۰/۱۵-۴۰۰ نیز دو بلڈنگ اسی ترقیاں۔ فیس نادارد۔ وظائف۔ آغاز کار ۶/۹/۶۵ سے انٹرویو ۳/۹/۶۵ درخواستیں ۱/۹/۶۵ تک بنام پرنسپل۔ فارم ایک روپیہ کی ٹکٹوں والا لفافہ ۱۲"×۴½" بھیجکر۔ شرط۔ بی اے / بی ایس سی

پ۔ٹ ۱۳/۸/۶۵

۲- کراچی پورٹ ٹرسٹ (ٹیکنیکل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ) ورکشاپ منوڑا

چار سالہ کلاسز۔ اے۔ میرین انجینئرنگ اپرنٹس شپ۔ شرائط:- انٹر سائنس۔ عمر ۱/۹/۶۵ کو ۱۷ تا ۲۰ بی۔ ٹریڈ اپرنٹس شپ۔ شرائط:- آٹھویں جماعت تک۔ عمر ۱/۹/۶۵ کو ۱۵ تا ۱۸ — انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ و انٹرویو۔ دوران ٹریننگ وظیفہ۔ نادم درخواست و نقل ٹریننگ سکیم اڑھائی روپے میں چیف ٹیکنیکل انجینئر کراچی پورٹ ٹرسٹ بریکس کراچی سے۔ درخواستیں ۱۱/۹/۶۵ تک بنام چیف ٹیکنیکل انجینئر

پ۔ٹ ۱۳/۸/۶۵

۳- داخلہ کلاس سینیٹری انسپکٹرس ٹریننگ

انسٹیٹیوٹ آف ہائی جین اینڈ پریونٹو میڈیسن۔ ۶۔ بروڈ وارڈ لاہور ۱/۱۰/۶۵ سے

شرائط:- میٹرک باشندہ سرگودھا یا ملتان ڈویژن

درخواستیں ۲۴/۸/۶۵ تک بنام انسٹیٹیوٹ کے ڈین۔ فارم ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیجکر ڈین سے۔ پراسپکٹس سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پاکستان پرنٹنگ و سٹیشنری ڈیپارٹمنٹ لاہور سے۔ انٹرویو ۲۸/۹/۶۵ کو ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز سرگودھا ڈویژن سے ملتان میں۔ پ۔ٹ ۱۳/۸/۶۵ (ناظر تعلیم)

نمائندگان شوریٰ سالانہ اجتماع ۱۳۴۴ھش / ۱۹۶۵ء

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نمائندگان شوریٰ کے ناموں کی اطلاع مرکز میں ۱۰ اکتوبر سے پہلے پہلے آجانی ضروری ہے۔

ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد کے لحاظ سے ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے اراکین کی تعداد مجالس کے بجٹ کے مطابق شمار ہوگی اسکے مطابق نمائندے منتخب کر کے بھجوانے چاہئیں قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوتا ہے جس کا کری مجلس کو حق حاصل ہے۔

نمائندگان کی فہرست بھجواتے وقت اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ ان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوا ہے جس کے لئے فلاں تاریخ کو مجلس عاملہ مقامی کا اجلاس بلایا گیا تھا

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کم از کم ایک ہزار روپیہ کے وعدوں کے مجاہدین

الحمد للہ کہ ایک ہزار روپیہ والی تحریک میں شامل ہونے کے لئے حلقہ سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے مزید دو مخلصین کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ جو جملہ احباب جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

۱- مکرم محمد انور رشید صاحب۔ ۲- مکرم شیخ عبداللطیف صاحب اول الذکر دوست کا سالانہ وعدہ ۲۰۰ روپے اور ثانی الذکر دوست کا سالانہ وعدہ ۵۰۰ روپے تھا۔ اللہ تعالیٰ انکے اخلاص اور قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ دیگر مخیر احباب بھی توجہ فرمائیں۔ وکیل المال اول تحریک جدید

وعدہ جات چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۵ء

جماعتیں اور مخلص احباب کے اسماء جنہوں نے چندہ وقف جدید کا ایک صد روپیہ سالانہ کا وعدہ ارسال فرمایا ہے کے اسماء درج ذیل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمادے۔ اور اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

- چوہدری نذیر احمد صاحب ... — ۱۰۰
  چک ۱۱۵/۷ ضلع رحیم یار خان
- ملک خدا بخش صاحب تحصیلدار خانیوال — ۱۰۰
- جماعت خانیوال — ۷ — ۱۲۱
- چوہدری محمد شفیع صاحب بستی ملتان چھاؤنی — ۱۰۰
- ملک بشیر احمد صاحب ... — ۱۰۰
- حکیم محمد احمد صاحب ... — ۱۰۰
- حکیم محمد اکرام اللہ صاحب — ۱۰۰
- جماعت ڈیریانوالہ۔ سیالکوٹ — ۲۲ — ۱۸۸
- جماعت ناروال — ۸۶ — ۲۸۹
- ڈاکٹر منظور احمد صاحب۔ بازید خیل نقد — ۱۰۰
- جماعت ناصر آباد فارم — ۲۵ — ۱۹۴
- جماعت پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ — ۹۸ — ۱۲۹
- جماعت اچینی پایاں ضلع پشاور — ۵۰ — ۹۹
- چوہدری غلام قادر صاحب اوکاڑہ — ۱۰۰
- ماسٹر محمد مبارک علی صاحب ... — ۱۰۰
- ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ — ۱۰۰
- قاضی عبدالحمید صاحب نقد — ۱۰۰
- شیخ محمد اقبال صاحب — ۱۰۰
- چوہدری نور احمد صاحب — ۱۰۰
- شیخ ناصر احمد صاحب — ۱۰۰

- چوہدری مسعود احمد صاحب اوکاڑہ — ۱۰۰
- شیخ محمد شریف صاحب — ۱۰۰
  معہ اہل و عیال
- چوہدری محمد اکرم خان صاحب جیکب آباد — ۱۰۰
- چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ — ۱۰۰
- ملک بشیر احمد صاحب — ۱۸۰
- چوہدری محمد سعید احمد صاحب — ۱۰۰
- میاں محمد افضل صاحب منٹگمری — ۱۰۰
- چوہدری محمد اسحٰق صاحب مع اہلیہ صاحبہ — ۱۰۰
- چوہدری اکرام الحق صاحب — ۱۰۰
- ملک خدا بخش صاحب — ۱۰۰
- ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ — ۱۰۰
- شیخ عبدالرشید صاحب — ۱۰۰
- چوہدری حشمت علی صاحب — ۱۰۰
- و فضل احمد صاحب امیر جماعت
  رحیم یار خان — ۱۰۰
- محمد حسین صاحب بستی امانت علی — ۱۰۰
- عبدالرحیم صاحب ... شہر — ۱۰۰
- احمد بخش صاحب صرافت — ۱۰۰
- چوہدری محمد یونس صاحب — ۱۰۰
  صادق آباد

احباب توجہ فرمائیں

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع ۲۲۔۲۳۔۲۴ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جماعت اس کے پروگرام کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں تجاویز پیش کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی تجاویز یکم ستمبر ۱۹۶۵ء تک مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو بھجوائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بے بی ٹانک
BABY TONIC

بچوں کی دماغی و جسمانی کمزوری نشوونما کی رکاوٹ۔ دبلا پن۔ مٹی کھانے کی عادت اور دانت نکالنے کی تکالیف کا بہترین علاج ہے اس سے بچے موٹے تازے صحت مند اور خوبصورت ہو جاتے ہیں۔ بڑی شیشی ۳/- چھوٹی ۱/۲۵۔ خرچ ڈاک سوا روپیہ۔ فہرست ادویہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو ایجنسی متصل ڈاکخانہ ربوہ

کیور ہومیو ایجنسی رجسٹرڈ ۳۷ کمرشل بلڈنگ لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن مخلص بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے:-

۱۶۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے صدر انجمن احمدیہ پاکستان — ۳۰۰ روپے

۱۶۲۔ " سیدہ شاہ رخ پروین صاحبہ اہلیہ محمود عبداللہ شبوطی صاحب عدن — ۳۰۰ "

۱۶۳۔ " شمیم صاحبہ بیگم ملک رشید احمد صاحب جودھامل بلڈنگ لاہور — ۳۰۰ "

۱۶۴۔ " بیگم صاحبہ سیٹھ محبوب علی صاحب بہادر آباد کراچی — ۳۰۰ "
منجانب والدہ ماجدہ سلیمہ بیگم صاحبہ مرحومہ

۱۶۵۔ محترمہ بیگم صاحبہ سید انتظار حسین صاحب ناظم آباد کراچی — ۴۰۰ "

۱۶۶۔ " رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری فتح محمد صاحب ڈرگ روڈ۔ کراچی — ۳۰۰ "

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ٹنڈر نوٹس

ڈسٹرکٹ کونسل کے منظور شدہ اے کلاس ٹھیکیداران سے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مجوزہ فارموں پر سر بمہر ٹنڈر جو زیر دستخط سے نقد ادائیگی پر مل سکتے ہیں مطلوب ہیں۔ زر ضمانت نقد ڈسٹرکٹ کونسل فنڈ میں ٹنڈر حاصل کرنے سے قبل جمع کرانی ہوگی۔ کاموں کی تفصیل اور شرائط کاروباری دن کے دفتری اوقات میں دفتر ہذا سے ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ ٹنڈر مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۶۵ء کو بوقت ۱۱ بجے دن وصول کئے جائیں گے۔ چیئرمین صاحب کوئی یا سارے ٹنڈر بلا وجہ بتائے منسوخ کرنے کے مجاز ہوں گے۔

نمبر شمار	نام سڑک	کام کی تفصیل	تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱	مرید والا تا ماموں کانجن سڑک دوسرا حصہ لمبائی ۴ میل	پائے پختہ کرنے سڑک جس میں موقعہ پر میٹریل کی فراہمی مثل فرسٹ کلاس ذرا زیادہ پختہ خشت سائز ۹"×ساڑھے چار انچ ×۳" موقعہ پر چپڑ لگا کر فراہمی پتھر ڈیڑھ انچ تا دو انچ موٹائی چھنائی اور سڑکوں کے ساتھ چیٹے لگا کر ملبہ ۸ فیصدی معہ چھان فراہمی صاف شدہ بجری ۱/۸" تا ۳/۴" چھان کر اور سڑک کے ساتھ چپڑ لگا کر سپلائی صاف نہری ریت ڈھیر سڑک پر بچھوائی کوٹائی اور بجری و سڑک بچھانا وغیرہ رسہ کوٹی بموجب پی ڈبلیو ڈی طریقہ کار شامل ہے	۴۰۰۰۰/-	۸۰۰/-	۸ ماہ
۲	پنڈی شیخ موسیٰ تا ٹوکی والا سڑک دو میل	اسمیں سولنگ فراہمی پتھر بقایا باقی کام شامل ہے۔ اینٹوں کی ڈھلائی سوا پانچ میل مرید ہوگی لیکن بقایا ہاٹ مکس ۹ میل کے ہوگا	۱۹۰۰۰/-	۱۹۰/-	۹ ماہ
۳	آزاد ہائی سکول تا نالہ گہیڈ رحیم ملتی روڈ (۲ میل)	فراہمی بجری ڈک بچھائی۔ کوٹائی وغیرہ رسہ کوٹی بموجب پی ڈبلیو ڈی طریقہ کار شامل ہے	۵۵۰۰۰/-	۱۱۰۰/-	۲ ماہ
۴	مرید والا تا ماموں کانجن پہلا حصہ ۴ میل	ایضاً	۶۵۰۰۰/-	۱۳۰۰/-	۷ ماہ

ایس ایم جمیل
ایگزیکٹو انجینئر ورکس ڈویژن (۱) ڈسٹرکٹ کونسل لائل پور

INF(L)263

ہمدرد نسواں عورتوں کی گویا دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس پانچ روپے

قومی انحطاط کی بڑی وجہ یہی ہوتی ہے کہ تربیتِ اولاد کی طرف توجہ نہیں کی جاتی

ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہماری آئندہ نسلیں نیکی اور تقویٰ کے میدان میں ہم سے بھی تیز تر ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (التکاثر) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تکاثر اور تفاخر کلی طور پر ممنوع ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اس تکاثر کا ذکر ہے جو انسان کو موت تک پہنچا دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ اس تکاثر نے تم کو نیک باتوں سے غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم موت تک پہنچ چکے ہو یعنی اگر نیک باتوں پر فخر ہو یا ایسی باتوں پر فخر ہو جو دوسروں کو نیکی اور تقویٰ کی طرف لانے میں ممد ہوں تو اس قسم کا تفاخر منع نہیں۔ گویا تفاخر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تفاخر وہ ہے جو انسان کو مقابر کی طرف لے جاتا ہے اور ایک تفاخر وہ ہے جو انسان میں زندگی پیدا کرتا ہے۔ جو تفاخر انسان کو مقابر کی طرف لے جاتا ہے وہ کلی طور پر ممنوع ہے۔ اور جو تفاخر زندگی پیدا کرتا ہے وہ منع نہیں چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ مجھے خدا تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کا سردار بنایا ہے مگر اس کے باوجود میں اس پر فخر نہیں کرتا۔ یہ نہیں کہ میں تم کو ذلیل سمجھوں اور اپنے آپ کو تم سے کوئی علیحدہ ہستی قرار دوں۔ میرا فرض ہے کہ میں سید ولد آدم ہونے کے باوجود تمہاری خدمت کروں اور تمہیں ترقی کے میدان میں بہت آگے لے جاؤں اسی طرح فرماتے ہیں تَزَوَّجُوا الْوَلُوْدَ الْوَدُوْدَ فَاِنَّا مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ وَمُفَاخِرٌ بِکُمْ (ابو داؤد) تم شادیاں کرو جننے والی اور محبت کرنے والی عورتوں سے کیونکہ تمہارے ذریعہ سے میں دوسری قوموں پر فخر کرنے والا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کثرتِ تعداد کو صرف جائز ہی نہیں بلکہ پسندیدہ قرار دیتا ہے مگر چونکہ بعض کثرتیں نہایت گندی ہوتی ہیں اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں صرف یہ خواہش نہیں رکھتا کہ تم اپنی تعداد کے لحاظ سے دوسری قوموں سے بڑھ جاؤ بلکہ میری خواہش یہ بھی ہے کہ باوجود کثیر ہونے کے تم ایسے نیک اور پاک ہو کہ میں قیامت کے روز دوسری امتوں کے مقابلہ میں تم پر فخر کر سکوں۔ اس حدیث میں وَلُوْد کا لفظ کثرت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور وَدُوْد میں تفاخر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم محض کثرت پر نہیں بلکہ اپنی امت کے اعلیٰ اخلاق پر فخر کریں گے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ماں باپ اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کریں اور کوشش کریں کہ اُن کی نیکی صرف ان کی ذات تک محدود نہ رہے بلکہ اس کا اثر نسلاً بعد نسلٍ ان کی اولاد میں بھی منتقل ہوتا چلا جائے تو وہ ایسی اعلیٰ درجہ کی نسلیں پیدا کر سکتے ہیں جو اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث فخر ہوں افسوس کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ ان میں ذاتی طور پر تقویٰ بھی ہوتا ہے روحانیت بھی ہوتی ہے اعلیٰ اخلاق بھی ہوتے ہیں، رأفت اور شفقت کے جذبات بھی ہوتے ہیں حلم بھی موجود ہوتا ہے حصولِ علم کی بھی پیاس ہوتی ہے۔ نیکیوں میں بڑھنے کا مادہ بھی ہوتا ہے مگر اس بات کی طرف انہیں کبھی توجہ پیدا نہیں ہوتی کہ اپنی اولاد میں بھی یہ اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کریں بے شک ورثہ کے ذریعہ بھی ماں باپ کے بعض خصائص اولاد میں منتقل ہو جاتے ہیں مگر اس کا بہت بڑا تعلق اعلیٰ تربیت سے ہوتا ہے اور مومن کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس پہلو میں کبھی غفلت سے کام نہ لے اگر ہر شخص خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اپنی اولاد کی نیک تربیت میں مشغول ہو جائے اور کوشش کرے کہ اس کی اولاد اس سے بڑھ کر اسلام کی فدائی ثابت ہو تو مسلمانوں میں کبھی تنزل پیدا نہ ہو۔ بڑی وجہ قومی انحطاط کی یہی ہوتی ہے کہ اولاد کی تربیت کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کثرت محض بوجھ بن کر رہ جاتی ہے اور قوم کا رعب بالکل مٹ جاتا ہے۔ پس اصل چیز جس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہماری آئندہ نسلیں نیکی اور تقوےٰ کے میدان میں ہم سے بھی تیز تر ہوں۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فخر کر سکتے ہیں، محض کثرت ایسی چیز نہیں جو کسی کو مطمئن کرنے کے لئے کافی ہو"

(تفسیر کبیر سورہ التکاثر صفحہ ۶۵-۶۶)

پونچھ کے ہوائی اڈے پر مجاہدین کی یلغار، ایک ہندوستانی طیارہ تباہ

ایک بریگیڈ اور ایک بٹالین کے ہیڈکوارٹروں پر انقلابیوں کے حملے

مظفر آباد۔ ۲۳ر اگست۔ مقبوضہ کشمیر کے تمام حصوں میں کشمیری حریت پسندوں کی کارروائیاں پورے زور شور سے جاری ہیں۔ صدائے کشمیر نے دعوےٰ کیا ہے کہ انقلابیوں نے پونچھ کے ہوائی اڈے پر حملہ کر کے ایک ہندوستانی طیارہ تباہ کر دیا۔ قریب ہی ایک پل اڑا دیا گیا جس کی وجہ سے پونچھ کا ہوائی اڈہ نواحی علاقہ میں متعین ہندوستانی فوجوں سے کٹ گیا۔

یہ بھارتی طیارہ کشمیری محبانِ وطن کی سرگرمیوں اور جنگی طیاریوں کا جائزہ لینے کے لئے آزاد کشمیر کے علاقہ پر پرواز کرنے کے لئے وہاں پہنچا ہوا تھا کہ مجاہدوں نے اسے ہوائی اڈے پر اترتے ہی تباہ کر دیا۔ سرینگر ریڈیو نے کہا کہ ریاستی دارالحکومت میں تین مقامات پر جنگ جاری رہی ہے جس کی وجہ سے صورت حال نازک ہو گئی ہے چنانچہ کرفیو کی میعاد مزید پندرہ دن تک بڑھا دی گئی ہے۔ انقلابی کونسل کے ایک ترجمان کا حوالہ دیتے ہوئے ریڈیو صدائے کشمیر نے دعویٰ کیا ہے کہ جب سے جاری بغاوت شروع ہوئی ہے مجاہدوں کے ہاتھوں ۲۰۰ ہندوستانی فوجی ہلاک اور ۱۴۲ زخمی ہو چکے ہیں۔ مرنے والوں میں کم از کم ایک بریگیڈیئر اور دو اعلیٰ افسر شامل تھے۔

اس کے علاوہ حریت پسندوں نے ہندوستانی فوج کے بہت سے ٹرک تباہ کر دیئے کئی پل اڑا دیئے گئے اور بھارتی فوج کا بہت سا اسلحہ اور گولہ بارود اپنے قبضہ میں لے لیا۔

انقلابی کونسل کے ہیڈکوارٹرز سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ انقلابی فوج کے دو دستوں نے کل رات پونچھ کے مشرق میں ایک بریگیڈ ہیڈکوارٹر اور ایک بٹالین ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا۔ اس حملہ میں دشمن کو سخت نقصان پہنچایا گیا تاہم بھارتی فوج کے نقصانات کی تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے ایک قافلہ پر حملہ کے دوران دو فوجی ٹرک تباہ کر دیئے گئے۔ پچیس ہندوستانی سپاہی اور فوجی قافلہ کا ایک بھارتی افسر سخت زخمی ہوئے اس جھڑپ میں بہت سا اسلحہ اور رسد کا دوسرا سامان مجاہدین کے ہاتھ لگا۔

ہم آخری فتح حاصل کر کے ہی دم لیں گے، انقلابی کونسل کا اعلان

بھارتی فوجیں حریت پسندوں کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتیں

مظفر آباد ۲۳ر اگست۔ مقبوضہ کشمیر کی انقلابی کونسل نے کہا ہے کہ ہندوستان کشمیری عوام کو حق خود اختیاری دینے سے مسلسل انکار کرتا رہا ہے اور اس کی اسی روش کے باعث کشمیری عوام جنگ لڑنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اب جب کہ ہم نے ہتھیار اٹھا لئے ہیں۔ ہم دنیا کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم آخری فتح حاصل کر کے ہی دم لیں گے۔

انقلابی کونسل کا یہ اعلان کونسل کے ایک ترجمان نے ریڈیو صدائے کشمیر سے نشر کیا۔ ترجمان نے کہا کہ کشمیری عوام نے اٹھارہ برس کا طویل عرصہ اس انتظار میں گزار دیا کہ ہندوستان اپنے وعدوں کو پورا کرے گا اور کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنایا جائے گا لیکن ان کی یہ توقع غلط ثابت ہوئی۔ چنانچہ طویل انتظار کے بعد اب وہ ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہو گئے ہیں کشمیریوں کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ آزادی ہمیشہ چھینی جاتی ہے اور کوئی حکمران خیرات کے طور پر آزادی نہیں دیتا۔

پاکستانی اڈوں پر حملے کئے جائیں گے، غلام محمد صادق کی دھمکی

نئی دہلی ۲۳ر اگست۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ مسٹر غلام محمد صادق نے دھمکی دی ہے کہ کشمیری مجاہدین کی سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے ان اڈوں کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی جن سے حملہ آوروں کو مدد ملتی ہے انہوں نے کہا کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں باغیوں کی مدد کے لئے استعمال ہونے والے پاکستانی اڈوں پر وار کرنے سے روک نہیں سکتی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱۵۶